Regd. No. L 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: پنجشنبہ * ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

جلد ۹/۴۴	۱۲ ہجرت ۱۳۳۴ ہش * ۱۲ مئی ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۱۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بخیریت زیورچ پہنچ گئے

امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نام حضور ایدہ اللہ کا تار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میرے نام ۹ رمئی کو شام کے پونے چھ بجے زیورچ (سوئٹزرلینڈ) سے حسب ذیل تار ارسال فرماتے ہیں:۔

"ہم خدا کے فضل سے اہل وعیال کے ساتھ بخیریت زیورچ پہنچ گئے ہیں جنیوا سے آگے تمام انتظامات شیخ ناصر احمد (مبلغ سلسلہ) نے کئے تھے جو کہ بہت عمدہ تھے۔ شروع میں مکان میں تازہ روغن ہونے کی وجہ سے کچھ تکلیف ہوئی۔ لیکن چند گھنٹے کے بعد یہ تکلیف رفع ہو گئی بیروت میں بھی تمام انتظامات اچھے تھے دمشق کے دوست ہمیں رخصت کرنے کے لئے بیروت آئے ہوئے تھے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب روم تک ہمارے ساتھ آئے اور پھر وہاں سے ہیگ (ہالینڈ) روانہ ہو گئے۔ ان کا ساتھ خدا کے فضل سے ایک نعمت ثابت ہوا۔ اللہ تعالےٰ تمام ان دوستوں پر فضل فرمائے۔ جنہوں نے اس سفر کے تعلق میں مدد کی ہے۔ اب عنقریب یہاں ڈاکٹروں سے مشورہ کیا جائے گا۔ احباب خاص دعائیں جاری رکھیں۔ کیونکہ یہ میرے علاج کی کوششوں کا آخری مرحلہ ہے۔ (خلیفۃ المسیح)"

احباب جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے خاص دعائیں جاری رکھیں۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ دعائیں کریں تاکہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد کامل طور پر شفایاب کرکے خیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس لائے۔ نقدم السلام ۵۵/۵/۱۰ خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ

مغربی طاقتوں کی طرف سے روس کو چار طاقتی کانفرنس میں شرکت کی دعوت

بڑے بڑے مسئلوں کو حل کرنے کا کام دو مرحلوں میں انجام پائے گا

ماسکو ۱۱ رمئی۔ برطانیہ، فرانس اور امریکہ نے بڑے بڑے عالمی مسائل پر غور کرنے کے لئے روس کو اعلےٰ پیمانے کی ایک چار طاقتی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ کل شام ان تینوں مغربی طاقتوں کے سفیروں نے اپنی اپنی حکومتوں کی طرف سے حکومت روس کو ایک ہی مضمون کے مراسلے دیئے ان مراسلوں میں کہا گیا ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ باہمی کشیدگی کے اسباب دور کرنے کی کوشش کا وقت آ گیا ہے۔ ساتھ ہی ہمیں یہ بھی احساس ہے کہ اس کام میں وقت لگے گا۔ اس کے لئے ضبط وتحمل کی ضرورت ہے اسلئے معاملات کی پیچیدگی کے پیش نظر ہماری تجویز یہ ہے کہ مفاہمت کے اس اہم کام کو دو مرحلوں میں پورا کیا جائے آغاز کار پہلے چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں کا ایک اجلاس کیا جائے۔ جس میں براہ راست کوئی مسئلہ زیر بحث نہ آئے۔ بلکہ گفت وشنید کے ذریعہ معاملات کو طے کرنے کے بارے میں اصولی امور طے ہوں اس ابتدائی مرحلے میں سربراہوں کے ہمراہ ان کے وزراء خارجہ بھی ہوں گے جو سربراہوں کے افتتاحی اجلاس کے بعد اپنا اجلاس منعقد کرکے گفت وشنید کی بنیاد کے لئے ایک بنیادی راستہ معین کر دیں گے۔ دوسرے مرحلے میں بڑے بڑے عالمی مسائل کی تفصیلی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ مراسلوں میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس بارے میں پورے عزم اور ارادے کے ساتھ جلد کارروائی شروع کر دی جائے ——— صدر آئزن ہاور نے کل واشنگٹن کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا میں عالمی امن کے مسئلہ پر ہر جگہ ہر شخص سے ملنے کی کوشش میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ عالمی مسائل پر گفت وشنید کے لئے میری صرف ایک ہی شرط ہے کہ امریکہ کے وقار کو کسی طرح ٹھیس نہ پہنچے ——— ادھر لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے کل رات انتخابی مہم کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا ضروری نہیں کہ چار طاقتی کانفرنس میں براہ راست مسائل پر گفت وشنید کی جائے۔ انہوں نے کہا سب سے اہم چیز کام کا آغاز ہے ایک دفعہ کام شروع ہونے کے بعد مستقل مزاجی کی بدولت مفید نتیجے خود بخود نکل آتے ہیں۔

★ نئی دہلی ۱۱ راپریل۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے کہا ہے۔ پچھلے دنوں سیالکوٹ اور جموں کی سرحد پر جو حادثہ ہوا ہے۔ وہ حد درجہ افسوسناک ہے۔ یہ حادثہ خاص طور پر اسلئے اور بھی زیادہ قابل افسوس ہے کہ یہ وزیر اعظم

۲ کی مجوزہ ملاقات سے عین قبل رونما ہوا ہے

....

نئی دستور ساز اسمبلی کی تفصیلات کو آخری شکل دی جا رہی ہے

کراچی ۱۱ رمئی۔ مرکزی حکومت نئی دستور ساز اسمبلی کی تفصیلات کو آخری شکل دے رہی ہے۔ کل رات کابینہ نے گورنر جنرل جناب غلام محمد کی صدارت میں متعلقہ مسئلوں پر غور کیا با خبر حلقوں کا کہنا ہے کہ حکومت نئی دستور ساز اسمبلی قائم کرنے کے سلسلے میں غیر ضروری دیر نہیں ہونے دے گی اور نیا دستور جلد تیار کیا جائے گا۔ فیڈرل کورٹ کے فیصلے اور مشرقی پاکستان کے سب عناصر کی طرف سے نئی دستور ساز اسمبلی کے خیر مقدم سے نئی اسمبلی کے قیام کا راستہ عملی طور پر صاف ہو گیا ہے۔

اسمٰعیل الازہری لاہور واپس پہنچ گئے

لاہور ۱۱ رمئی۔ سوڈان کے وزیر اعظم جناب اسمٰعیل الازہری مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کل لاہور واپس پہنچ گئے۔ اپنے وہاں قیام کے دوران ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیا۔ آپ وہاں صنعتی کارخانوں اور زراعتی فارموں کے علاوہ تعلیمی اداروں میں بھی تشریف لے گئے۔

مغربی جرمنی ہتھیار بندی سے دستکش نہیں ہوگا

بون ۱۱ رمئی۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ایڈینارٔ نے کہا ہے کہ اگر روس نے جرمنی کے اتحاد کی تجویز پیش کی تو بھی میں مغربی جرمنی کی ہتھیار بندی کو قربان نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی جرمنی کا ہتھیار بندی سے دستکش ہونا یورپ میں طاقت کے توازن کو بگاڑ دے گا۔ کل انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ عنقریب جرمن پارلیمنٹ میں نئی افواج کی بھرتی کے لئے ایک بل پیش کیا جائے گا۔ کیونکہ مغربی جرمنی کو اپنی نئی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ۵ لاکھ فوج تیار کرنی ہے۔

★ کراچی ۱۱ رمئی۔ حکومت پاکستان نے اٹلی سے ایک اور سہ طرفی معاہدہ پر دستخط کئے ہیں اس معاہدے کے مطابق پاکستان اٹلی سے امریکی اقتصادی پروگرام کے تحت ۴ لاکھ ڈالر کی مالیت کا سامان درآمد کرے گا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۵۵ء

الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات

چیکوسلواکیہ کے وزیر دفاع نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے :۔

"پراگ ۹ مئی چیکوسلواکیہ کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ چیکوسلوکیہ اور دوسرے کمیونسٹ ممالک جنگ کی صورت میں ہائیڈروجن بم اور دوسرے ہتھیار استعمال کرنے کو تیار ہیں۔ آج یہاں ایک فوجی ریلی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب ہم ہر قسم کی جنگ کے لئے تیار ہیں۔ اور اس بات کی قطعاً کوئی امید نہیں۔ کہ اگر جنگ ہوئی تو مغربی طاقتیں جیت جائیں گی۔

چیکوسلوکیہ کے وزیر دفاع نے کہا کہ اب چونکہ مغربی طاقتیں متحد ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہمیں چوکس رہنا چاہیئے۔ مغربی طاقتیں ہمیں ایٹمی ہتھیاروں سے مرعوب نہیں کر سکتیں۔ تیسری عالمگیر جنگ چھڑنے سے مغربی ملکوں کی قوت کا صحیح اندازہ ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ مغربی جرمنی کو دوبارہ خود مختاری دینے اور اسے فوجی یونین اور شمالی اوقیانوس کے معاہدے میں شامل کرنے کے بعد ہم اور زیادہ حفاظتی اقدامات کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں"۔

(روزنامہ ملت ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء)

ایسے بیانات تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد امریکہ اور روس کی طرف سے آتے رہتے ہیں جن سے اور کچھ نہیں تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ بعض اور باتوں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ مغربی اقوام سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر باہم دست و گریباں ہونے کے لئے بڑے پیمانہ پر تیاریاں کر رہی ہیں۔ خواہ چیکوسلوکیہ کے وزیر دفاع کے بیان کو محض خالی خولی دھمکی ہی سمجھا جائے۔ جس سے اس کا مطلب ہو کہ مغربی طاقتیں ڈر جائیں۔ اور اشتراکی ممالک پر حملہ نہ کر دیں۔ اس خیال سے کہ مقابلہ سخت ہو گا۔ اور در اصل اشتراکی ممالک کے پاس ہائیڈروجن بم قطعاً موجود نہ ہو۔ پھر بھی یہ بیان اور اس قسم کے دوسرے بیانات اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں۔ کہ قیام امن کی خواہش کے دعاوی کے باوجود اندر ہی اندر دنیا میں بدامنی اور تباہی کے سامان مہیا کرنے کی جدوجہد جاری ہے۔ اور یہ خدشہ بے بنیاد نہیں رہتا۔ کہ کسی نہ کسی دن یہ آتشی لاوا احتیاطوں اور روکوں کی چٹانوں کو چیر کر باہر نکلے گا۔ اور آبادیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

سائنس نے بے شک انسان کے ہاتھ میں قوت کے وسیع ذخیرے دے دیئے ہیں۔ مگر انسان ہمیشہ اس نیت سے کام نہیں لیتا۔ یہ قوت جو انسان کو سائنس نے دی ہے فی ذاتہٖ سوائے قوت کے اور کچھ نہیں۔ یہ شیطان کے ہاتھ میں شیطنت اور فرشتوں کے ہاتھ میں مقدس چیز ہے۔ اصل چیز وہ ذہنیت ہے جس ذہنیت سے انسان کسی قوت کا استعمال کرتا ہے۔ آج مادی دور میں انسان اس حقیقت کو فراموش کر چکا ہے۔ اس نے سائنس کو اپنا دین و ایمان بنا لیا ہے۔ حالانکہ سائنس یا اس کی پیدا کی ہوئی قوت فی الحقیقت کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ تاوقتیکہ انسان اس سے دنیا کی بہبودی کا کام نہ لے۔ بلکہ یہ منفی چیز بن جاتی ہے۔ اور بہبودی کی بجائے انسان اس سے اپنی تباہی کا سامان مہیا کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جہاں تک انسانی مفاد کا تعلق ہے۔ اصل قوت سائنسی قوت کے مہیا کردہ ذخیرے نہیں۔ بلکہ اخلاقی قوت کی فراوانی ہے۔ اگر انسانی ذہن اخلاق سے مبرا ہو جاتا ہے۔ اور محض عقلیت پرستی رہ جاتی ہے۔ تو نفس امارہ شیر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

لقد خلقنا الانسان
فی احسن تقویم۔ ثم
رددناہ اسفل سافلین
الا الذین آمنوا و عملوا
الصالحات۔

یعنی ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اس میں پست سے پست حالتوں میں گر جانے کا رجحان رکھا ہے۔ البتہ وہ لوگ جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں۔

روس اور امریکہ اپنی اپنی مادی طاقت کے بل بوتے پر ایک دوسرے کو دھمکیاں دیتے ہیں۔ اس سے بظاہر ان کی غرض یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کو خائف رکھیں تاکہ حملہ نہ کر دے۔ اور اس طرح وہ محفوظ رہے۔ اور ان کا دعوےٰ بھی یہی ہے۔ کہ ہم زیادہ سے زیادہ طاقت اس لئے پیدا کر رہے ہیں۔ کہ دنیا میں امن قائم رہے یہ حالت اس بات کا پتہ دیتی ہے۔ کہ دونوں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ تمام مغربی اقوام اسفل سافلین کے درجہ پر گر چکی ہیں۔ اور تمام دنیا کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبنا چاہتی ہیں۔ اور بچاؤ کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ وہی ہے۔ جو قرآن کریم نے بتائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے اور اخلاقی قوتوں کو بیدار کیا جائے۔

انسان جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فطرتاً نیکی پر پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن جوں جوں وہ قوت حاصل کرتا جاتا ہے۔ حدِ اعتدال سے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ اور اکثر اسفل سافلین کی حد تک جا پہونچتا ہے۔ ایسے حالات جب پیدا ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ذریعہ اپنی طرف توجہ کرنے کا انتظام کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ ایمان کی طرف دعوت دیتا ہے۔ جو لوگ اس کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ اور ایمان لے آتے ہیں۔ تو وہ نیک اعمال سے بتدریج "احسن تقویم" کی حقیقت کی طرف عود کر آتے ہیں۔ اور پھر یہ نور چاروں طرف پھیلنا شروع ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جس تباہی کے کنارے انسان پہونچ چکا ہوتا ہے اس سے بچ جاتا ہے۔

اس لئے ہمیں یقین ہے کہ باوجودیکہ انسان نے اپنی تباہی کے سامان فراہم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کو تباہ نہیں ہونے دیگا۔۔ وہ ضرور آج بھی اسی طرح اسے بچائے گا جس طرح وہ پہلے اسے طوفانِ نوحؑ اور لوطؑ کی آندھی سے بچاتا رہا ہے :

رسالہ اصحاب احمد قادیان

حکومت کی طرف سے چند دن قبل رسالہ کے جاری کرنے کی اجازت ملنے کے باعث دوماہی رسالہ اصحاب احمد کا پہلا شمارہ ۲۶ مئی کو شائع ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ جس میں متعدد صحابہ کے سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات اور ایک سفر کے حالات ہوں گے۔ خریدار احباب سالانہ چندہ اڑھائی روپے میری ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا کے مطلع فرمائیں۔

(ملک صلاح الدین ایڈیٹر)

ترک حقہ نوشی

مکرم مولوی علی احمد صاحب مبلغ کرتو ضلع شیخوپورہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی تحریک پر ایک احمدی دوست چوہدری محمود احمد صاحب نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے اور نیا حقہ خریدنے کے لئے جو ۳۵ روپے کی رقم انہوں نے رکھی ہوئی تھی۔ وہ چندہ میں ادا کر دی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس فضول عادت کو ترک کرنے کے لئے پوری سعی کریں ۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

درخواستِ دعا

لنڈن سے خط آیا ہے کہ ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کے صاحبزادے میاں حمید اختر صاحب جو وہاں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں بہت بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں آج مورخہ ۱۱ مئی بروز بدھ ان کا اپریشن ہو گا۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ میاں حمید اختر صاحب کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول لنگے ضلع گجرات کے لئے حسب ذیل اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد بھیجی جائیں

(۱) ایف۔ اے یا ایف ایس سی۔ سی ٹی جو ثانوی حصہ میں ریاضی اور سائنس پڑھا سکے (۲) ایس وی میٹرک

یہ سکول نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت چل رہا ہے۔ اور صدر انجمن کا ہی ایک شعبہ ہے

منیر احمد ونیس قائد مجلس خدام الاحمدیہ لنگے ضلع گجرات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی رپورٹ

اور

سفرِ دمشق کے حالات

ذیل میں عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمہ کا خط درج کیا جاتا ہے۔ جو مجھے ان کی طرف سے دمشق سے لکھا ہوا ملا ہے۔ اس خط میں حضرت صاحب کی صحت کی رپورٹ کے علاوہ سفرِ دمشق کے ابتدائی حالات بھی درج ہیں۔ احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص دعائیں جاری رکھیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۸/۵/۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دمشق ۱/۵/۵۵ دس بجے رات (لوکل ٹائم)

میرے پیارے عموں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم لوگ ۳۰ اپریل رات دو بجے جہاز پر سوار ہوئے تھے۔ اور تھوڑی دیر میں ہی جہاز کراچی کے جگمگاتے ہوئے وسیع شہر کے اوپر اڑ رہا تھا سوار ہونے سے قبل ہوائی جہاز کا جو ڈر تھا۔ وہ تھوڑی دیر بعد ہی دور ہو گیا۔ جہاز میں ہم اس طرح بیٹھے تھے کہ سب سے پچھلی دو سیٹوں پر جو غسل خانہ کے ساتھ تھیں حضرت صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ ان سے تین سیٹیں چھوڑ کر سامنے کی طرف دو سیٹوں پر سیدہ ام متین اور عزیزہ امۃ المتین تھیں۔ اور ان کے پہلو میں بیچ کے کاریڈار کے مقابل عزیزہ امۃ الجمیل اور سیدہ مہر آپا تھیں۔ عزیزہ امۃ الجمیل کے پیچھے میری سیٹ تھی۔

حضرت صاحب کے دل پر شروع میں ہوائی جہاز کی وجہ سے کافی گھبراہٹ تھی مگر وہ جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو گئی۔ اور حضور چوہدری صاحب سے باتیں کرتے رہے۔ اور دعائیں بھی کرتے رہے۔ میں اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھا اور دعائیں کر رہا تھا کہ آنکھ لگ گئی۔ اس وقت آنکھ کھلی۔ جبکہ چوہدری صاحب نے مجھے جگا کر پوچھا کہ حضور کا لحاف کہاں ہے۔ کیونکہ حضور کو سردی لگ رہی ہے۔ میں نے بتایا کہ لحاف تو سامان کے ساتھ ہولڈ میں ہے۔ دو بڑے کوٹ اور دُھسا ساتھ ہے۔ جو حضور کی سیٹ کے اوپر ہے۔ اس کے بعد پھر میری آنکھ لگ گئی۔ اور سوا چار بجے کے قریب سیدہ ام متین نے مجھے اٹھایا کہ حضرت صاحب کی طبیعت سردی کی وجہ سے خراب ہے۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ چنانچہ میں اٹھ کر گیا۔ تو دیکھا کہ حضور بہت بے چین تھے۔ اگرچہ جہاز کے کمبل وغیرہ موجود تھے اور مکرم چوہدری صاحب نے وہ حضور کے اوپر ڈالے بھی ہوئے تھے۔ مگر بوجہ گھبراہٹ کی وجہ سے حضور ان کو اتار دیتے تھے۔ میرے جاتے پر مجھے ناراض ہوئے کہ لحاف ساتھ کیوں نہیں رکھا۔ سامان میں کیوں دے دیا ہے۔ حضور کو کوٹ وغیرہ بھی پہنایا۔ مگر حضور بہت بے چین رہے۔ اور میں وہیں کھڑا رہا۔ آخر تھوڑی دیر بعد بڑا جبہ پہنایا اور دُھسہ پاؤں پر ڈالا۔ تو حضور کو نیند آگئی۔ میں پھر وہیں حضور کے پاس ہی کھڑا رہا۔ جب تک کہ حضور کو اچھی گہری نیند آگئی۔ اس کے بعد میں اپنی سیٹ پر آ گیا۔ مگر حضور کی بے چینی کے مدنظر مجھے نیند نہیں آئی۔ میں حضور کی طرف ہی دیکھتا رہا۔ الحمدللہ کہ اس وقت حضور اچھی طرح سوتے رہے۔ حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا۔

جب روشنی خاصی ہو گئی تو چوہدری صاحب نے حضور کو نماز کے لئے اٹھایا نماز کے بعد حضور بیٹھ گئے۔ اس وقت حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ اور جہاز کی گھبراہٹ بھی دور ہو چکی تھی۔ لہٰذا حضور کھڑکی کی طرف والی سیٹ پر بیٹھ کر نیچے کی طرف نظارہ دیکھتے رہے حتیٰ کہ ناشتہ آگیا۔ حضور نے ناشتہ کیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ہمارا جہاز عرب کے صحرا سے نکل کر شام کے سرسبز علاقہ کے اوپر پرواز کر رہا تھا۔ اور حضور اس نظارہ سے مسرور ہو رہے تھے۔ اور پہلے وقت کی گھبراہٹ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل دور ہو چکی تھی۔ اتنے میں جہاز والوں نے اعلان کیا کہ تھوڑی دیر میں دمشق آرہا ہے۔ لہٰذا سواریاں اپنی کمر کی پیٹیاں باندھ لیں۔ چنانچہ چند منٹ بعد ہی ہمارا جہاز دمشق کے ایئرپورٹ پر دوڑ رہا تھا۔ اور پھر گیٹ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ ہم لوگ پہلے اترے۔ اکثر احباب جماعت موجود تھے۔ چوہدری مختار احمد صاحب باجوہ بھی تھے جو دو روز قبل دمشق پہنچے تھے۔ احباب جماعت نے حضور سے مصافحہ کیا اور حضور ویٹنگ روم میں تشریف لے گئے۔ ہمارا سامان اور پاسپورٹ چیکنگ کے بعد چلا گیا۔ میں مستورات کو لے کر باہر کار تک چھوڑ آیا۔ جہاں سے وہ جائے رہائش پر چلی گئیں۔ پھر میں حضور کے پاس آگیا۔ اور تھوڑی دیر بعد حضور کار میں سوار ہو کر باقی احباب کے ہمراہ جائے رہائش پر تشریف لے گئے یہ مکان الحاج سید بدرالدین الحصنی کا ہے شہر میں ہے مگر صاف ستھرا اور اچھے سامان سے آراستہ ہے۔ دمشق ایئرپورٹ پر پاکستان کے سفیر مسٹر لال شاہ بخاری بھی چوہدری صاحب کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

مکان پر آکر حضور نے چائے پی اور پھر تھوڑی دیر کے لئے آرام فرمایا۔ پھر کھانے کے لئے اٹھے۔ اور کھانے کے بعد باہر ڈرائنگ روم میں نماز ظہر و عصر احباب جماعت کے ساتھ ادا کی۔ نماز کے بعد بیٹھے میں نے تھوڑی دیر بعد عرض کی کہ آرام فرمالیں تو فرمایا ٹھہرو۔ اور پھر مولوی نور احمد صاحب منیر مبلغ بیروت نے حضور سے باتیں شروع کر دیں اور عربی کے ام الالسنہ ہونے پر ایسے طویل رنگ میں حضور سے باتیں شروع کیں۔ کہ حضور کی طبیعت پر بہت بار لگ گیا تھا۔ میں نے باجوہ صاحب کو بہت اشارے کئے کہ ان کو بند کرائیں کیونکہ باجوہ صاحب ان کے بالکل پیچھے بیٹھے تھے مگر باجوہ صاحب میرے اشارے نہ سمجھ سکے اور منیر صاحب باتوں کو طول دیتے گئے۔ حتیٰ کہ چار بج گئے اور حضرت صاحب آخر اٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ اندر آکر نیند کی دوا کھا کر سو گئے۔ آٹھ بجے تک سوتے رہے۔ کھانے کے لئے جب اٹھایا تو فرمانے لگے میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ وہی گھبراہٹ اور بے چینی تھی جو بڑھتی گئی بار بار ضعف دکھاتے تھے۔ اور بلڈ پریشر بھی۔ ساڑھے دس بجے کے قریب پھر آنکھ لگ گئی۔ رات ایک دو دفعہ گھبراہٹ میں آنکھ کھلی۔ رات طبیعت کی گھبراہٹ کی وجہ سے مجھے کہنے لگے کہ چوہدری صاحب کو بلاؤ۔ شاید یہیں سے واپس جانا پڑے۔ صبح ہوئی میں نے چوہدری صاحب کو فون کیا کہ جلد آجائیں (رات بھی فون کیا تھا مگر چوہدری صاحب مل نہ سکے تھے) چنانچہ وہ ساڑھے آٹھ بجے آگئے۔ صبح بھی حضور کو بہت گھبراہٹ تھی۔ مجھے بھی ناراضگی میں فرمایا کہ تم نے شیخ نور احمد منیر کو کیوں منع نہیں کیا۔ انہوں نے بات کو ناواجب طول دے کر میری طبیعت خراب کر دی ہے چوہدری صاحب کے آنے پر میں نے ان کو پہلے ہی سب کیفیت بتا دی تھی۔ چنانچہ چوہدری صاحب حضور سے مل کر باتیں کرتے رہے۔ اور آہستہ آہستہ حضور کی طبیعت سنبھل گئی۔

اس کے بعد پھر اٹھ کر ٹہلتے رہے پھر خود ہی فرمایا کہ کار منگواؤ عورتیں سیر کر آئیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور بھی سیر کے لئے تشریف لے چلیں۔ جس کو پسند کیا۔ چنانچہ بارہ بجے ہم لوگ دو کاروں میں بیروت والی سڑک پر سیر کے لئے چلے گئے۔ ایک کار میں مستورات تھیں۔ دوسری میں حضرت صاحب چوہدری صاحب خاکسار اور باجوہ صاحب تھے۔ اس سڑک کے ساتھ ساتھ نہر بہتی ہے۔ اور خوب گھنے درخت ہیں۔ دونوں طرف پہاڑ ہیں۔ سات آٹھ میل جا کر ایک گاؤں دمر نامی آتا ہے اس کے قریب ایک ہوٹل نہر کے کنارے ہے وہاں اتر کر بیٹھے رہے۔ چائے پی اور پھر واپس مکان آگئے۔ اب طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہو گئی تھی۔ کھانا ساڑھے تین بجے کھایا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ پھر کمرے میں آکر لیٹ گئے۔ اور پون گھنٹہ آرام فرمایا۔ اس وقت ایک مقامی ڈاکٹر کو بلایا تھا۔ انہوں نے دیکھ کر بھی یہی کہا کہ بیماری اب تقریباً جا چکی ہے۔ مگر آرام کی بہت ضرورت ہے۔ چوہدری صاحب اس وقت آگئے تھے۔

ڈاکٹر کے جانے کے تھوڑی دیر بعد حضور مع چوہدری صاحب کے ساتھ ایک معزز دوست کی دعوت طعام کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ مستورات بھی ساتھ تھیں۔ خاکسار باجوہ صاحب اور منیر الحصنی بھی ہمراہ تھے۔ اس دوست کے مکان پر سوا نو بجے تک ٹھہرے پھر واپس گھر آئے۔ اس وقت حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

میں انشاء اللہ اس طرح حالات درج کرتا رہوں گا۔ اس میں جو حصے مناسب خیال فرمائیں شائع فرما دیا کریں۔ رمضان المبارک میں دعائیں فرماتے رہیں۔

والسلام

خاکسار مرزا منور احمد (از دمشق)

اسلامی آئین اور علمائے پاکستان کی ذمہ داریاں

(نہم)

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

علمائے حق کے کردار کی چند مثالیں

(۱) حضرت امام ابو حنیفہ رح کا مقام علمی اور سیاسی لحاظ سے اپنے زمانہ میں قابل رشک تھا۔ ہزاروں مسلمان آپ کے درس میں شامل ہوتے اور آپ کے ارشادات عالیہ کے مطابق عمل کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں خلیفہ ابو جعفر منصور اپنے بعض کوتاہ اندیش مشیروں کے مشورہ میں آکر امام صاحب پر شبہ کرنے لگا کہ امام صاحب سیاسی اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ عوام الناس ان کے ساتھ قلبی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے خطرہ ہے کہ کسی وقت وہ عوام الناس کو اپنے ساتھ ملا کر حکومت کا تختہ نہ الٹ دیں۔ خلیفہ نے اپنے مشیروں کے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ امام صاحب سے اس خطرہ کو دور کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ان کو زیر احسان کیا جائے۔ اور کسی بہانہ سے ان کو کچھ عطیہ بھیجا جائے۔ اگر وہ قبول کر لیں گے۔ تو ہمیشہ کے لئے زیر احسان رہیں گے۔ اور سرتابی کی کوشش نہ کریں گے چنانچہ اس سکیم کے ماتحت ان کو دس ہزار درہم کا عطیہ بھیجا گیا۔

جب امام صاحب کے پاس قاصد عطیہ کی رقم لیکر پہنچا۔ تو آپ نے اپنے ایک دوست کو کہا "اگر میں اس رقم کو واپس کروں تو خلیفہ بگڑ جائے گا۔ اور اگر لینا منظور کروں تو اپنے دین میں ایسی چیز کو داخل کروں گا۔ جو مجھے کسی طرح بھی گوارا نہیں ہے۔" (موفق جلد ۱ صفحہ ۲۱۱)

چنانچہ امام صاحب نے اپنے دوست سے مشورہ کے بعد روپیہ واپس بھجواتے ہوئے خلیفہ کو جواب دیا کہ "امیر المومنین اگر ذاتی مال سے مجھے کچھ دیتے۔ تو شاید میں اسے قبول کر لیتا۔ لیکن یہ جو آپ مجھے دے رہے ہیں۔ یہ تو مسلمانوں کے بیت المال کا روپیہ ہے۔ جس کا میں اپنے آپ کو کسی حیثیت سے بھی مستحق نہیں پاتا۔ میں نہ ننگا ہوں نہ بھوکا۔ نہ محتاج ہوں نہ فقیر اگر ایسا ہوتا۔ تو شاید فقراء کی مد سے کچھ لے لیتا۔ نہ میں ان لوگوں میں سے ہوں۔ جو مسلمانوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے دشمنوں سے لڑتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو اس مد سے کچھ لے لیتا۔ جس مد سے سپاہیوں کو امداد ملتی ہے میرا تعلق جب نہ اس گروہ سے ہے اور نہ اس طبقہ سے تو آپ ہی انصاف کیجئے۔ کہ اس رقم کو میں کس بنیاد پر لے سکتا ہوں۔"

جب منصور کو امام صاحب کا یہ پیغام پہنچا۔ تو اسے یہ ڈر محسوس ہوا۔ کہ جب عوام کو یہ معلوم ہو گا۔ کہ میں نے امام صاحب کو رشوت دینے کی کوشش کی ہے۔ اور امام صاحب نے اس کے لینے سے انکار کر دیا ہے۔ تو امام صاحب کا اثر و رسوخ عوام میں اور بھی بڑھ جائے گا۔ اور میری یہ چال الٹا میرے لئے مصیبت کا موجب بن جائے گی۔ چنانچہ اس نے فوراً امام صاحب کو کہلا بھیجا۔ کہ

لا تقل للناس انک لم تقبلھا۔

(موفق جلد ۱ صفحہ ۲۱۳)

کہ لوگوں کو اب یہ نہ بتانا کہ میں نے آپ کو ایک رقم بھجوائی ہے۔ اور آپ نے اس کو قبول نہیں کیا۔ اب سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا امام صاحب نے خلیفہ منصور کی توقع کے مطابق عوام الناس کو اپنے ساتھ ملا کر خلیفہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ امام صاحب نے اس واقعہ کے بعد حسب دستور پھر خاموش زندگی بسر کرنی شروع کر دی۔ مگر چونکہ خلیفہ کے دل میں یہ دھڑکن لگ چکی تھی۔ کہ امام صاحب کسی وقت بھی خلیفہ کے خلاف "راست اقدام" کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس نے ایک اور چال چلنے کی کوشش کی۔ اور وہ یہ کہ اس نے امام صاحب کو قاضی القضاۃ کے عہدہ کی پیشکش کی۔ لیکن امام صاحب نے اس عہدہ کو لینے سے صاف انکار کر دیا۔ اب خلیفہ کو یہ یقین ہو گیا۔ کہ امام صاحب جو ایسے عہدہ جلیلہ سے انکار کر رہے ہیں۔ لازماً ان کی نیت میں کچھ فتور ہے۔ اس خیال کے ماتحت خلیفہ نے قسم کھائی۔ کہ یا تو امام صاحب اس عہدہ کو قبول کریں گے۔ یا میں ان کا کام تمام کر دوں گا۔ لیکن اس کے باوجود امام صاحب نے اس عہدہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر خلیفہ نے امام صاحب کو بلایا۔ برا بھلا کہا۔ اور کوڑا منگا کر تیس کوڑے لگائے۔ امام صاحب کوڑے کھانے جانتے تھے۔ لیکن قضا کے عہدے کو قبول کرنے سے انکار کرتے جاتے تھے۔ بالآخر ان کے متعلق فیصلہ کیا گیا۔ کہ ان کو قید کیا جائے۔ اور خوب سختی کی جائے۔ یہاں تک کہ وہ اس عہدہ کو قبول کر لیں۔ چنانچہ اس کے متعلق داؤد لکھتے ہیں کہ

ضیقوا الامر فی الطعام والشراب والمحبس۔ کہ کھانے پینے اور قید و بند میں آپ کے ساتھ سختی کی گئی ہے۔ چونکہ خلیفہ منصور نے قسم کھا رکھی تھی۔ کہ وہ ضرور امام صاحب کو یہ عہدہ قبول کرنے پر مجبور کریں گے اس لئے امام صاحب کو بعض دوستوں نے مشورہ دیا۔ کہ آپ نے خلیفہ کے خلاف کوئی اقدام تو کرنا نہیں ہے۔ اس لئے خلیفہ کے ساتھ صلح کر لی جائے۔ تا کہ آپ اس کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔ چنانچہ دوستوں کے مشورہ سے خلیفہ کو یہ کہا گیا۔ کہ دار الخلافہ میں تو نہیں البتہ دجلہ کے اس پار ایک چھوٹی سی بستی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ امام صاحب کو اس بستی کا قاضی مقرر کر دیا جائے۔

منصور نے اس پیشکش کو بخوشی قبول کیا۔ اور اس بستی کا قاضی مقرر کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس تقرر کے بعد صرف پانچ چھ روز کے بعد امام صاحب کا انتقال ہو گیا۔ بعض روایات میں آتا ہے۔ کہ امام صاحب کو زہر دے کر مار دیا گیا

امام صاحب کے جنازہ کے ساتھ پچاس ہزار آدمی شریک ہوئے۔ چھ دفعہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اور بڑے تزک و احتشام کے ساتھ آپ کے فدائیوں نے آپ کو دفن کیا۔

(۲) امام مالک کے متعلق بھی پہلے بیان کیا گیا ہے۔ کہ ان کے عہد میں خلیفہ نے یہ طریق اختیار کر رکھا تھا۔ کہ بیعت لیتے وقت لوگوں سے یہ عہد لیتا تھا کہ اگر میں یہ بیعت دل سے نہیں کر رہا۔ تو میری بیوی کو طلاق۔ چونکہ خلیفہ کو یہ خطرہ تھا۔ کہ لوگ دل سے اس کے خلاف ہیں۔ صرف وقتی مصلحت کے ماتحت بیعت کر رہے ہیں۔ اس لئے ڈر ہے کہ وہ کسی وقت اس کے خلاف بغاوت نہ کر دیں۔

لوگوں نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ کیا اس قسم کا جبری اقرار قابل اعتبار ہے یا نہیں۔ تو امام صاحب نے جواب دیا۔ کہ طلاق المکرہ لیس بشی ء۔ کہ یہ جبری طلاق ہے۔ جو اثر انداز نہیں ہوتی۔ اس پر امام صاحب کی اس زور کے ساتھ مشکیں باندھی گئیں۔ کہ آپ کا ہاتھ بازو سے اکھڑ گیا۔ پھر آپ کو مجبور کیا گیا۔ کہ آپ اونٹ پر کھڑے ہو کر اپنی غلطی کا اقرار کریں۔ لیکن امام صاحب نے اونٹ پر کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ کہ جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے۔ اور جو نہیں جانتا وہ جان لے۔ کہ میں مالک انس کا بیٹا ہوں۔ اور صاف کہتا ہوں۔ کہ طلاق المکرہ لیس بشی ء۔ اس پر آپ کو ستر کوڑے مارے گئے۔ اور قید رکھے گئے۔ انہیں شدائد میں آپ نے وفات پائی۔ اور آپ کی وفات پر لاکھوں آدمیوں نے جنازہ میں شرکت کی۔

امام صاحب کی مقبولیت کا یہ عالم تھا۔ کہ لاکھوں فدائی جنازہ کے ساتھ زار زار رو رہے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہر شخص کا کوئی اپنا عزیز ترین رشتہ دار وفات پا گیا ہو۔

(۳) اسلام کی ابتدائی صدیوں میں جب بنو امیہ اور اس کے بعد بنو عباسیہ کے ہاتھوں میں اسلامی سیاست کی باگ ڈور چلی گئی۔ تو محدثین کے ایک طبقہ نے اپنا مسلک یہ اختیار کر لیا تھا۔ کہ حکومت کا اقتدار جن لوگوں کے ہاتھوں میں چلا جائے۔ خواہ یہ اقتدار کسی ذریعہ سے ان کے ہاتھوں میں پہنچا ہو۔ اس کے بعد ان کے مقابلہ میں کچھ کہنا شرعاً ناجائز ہے۔ خواہ ان کا طرز عمل کیسا ہی ہو۔ مسلمانوں کے مذہب نے ان کو اس امر کا پابند کیا ہے۔ کہ وہ خاموشی کے ساتھ ان کے آگے سر جھکا دیں۔ اور صبر کریں۔ ابوبکر جصاص نے ان کے مسلک کی تعبیر ان الفاظ میں کی ہے۔

زعموا مع ذالک ان السلطان لا ینکر علیہ الظلم والجور وقتل النفس التی حرم اللہ۔

ترجمہ:- ان کا خیال ہے۔ کہ حکومت کے ظلم و جور پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ جن کے خون کو خدا تعالےٰ نے حرام کیا ہے۔ ان کو بھی اگر حکومت قتل کر دے۔ تو اس کا مقابلہ نہ کیا جائے۔

غرض اس قسم کے ائمہ و مجتہدین سینکڑوں کی تعداد میں گذر چکے ہیں۔ جو اگر چاہتے تو عوام کی مدد سے ایک اشارہ سے حاکم وقت کو اقتدار کی گدی سے اتار سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے نہ صرف یہ کہ ایسا نہ کیا بلکہ عمر بھر ان کے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنے رہے۔ لیکن اف تک نہ کی۔

تاریخ اسلام کے ان واقعات کی روشنی میں اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ کیا ہمارے علماء نے ان واقعات سے کوئی سبق حاصل کیا ہے۔ میرے نزدیک بہت تھوڑے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے علم سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھایا ہے۔ کیونکہ واقعات یہ ہیں۔ کہ حکومت پاکستان نے اپنی بعض مجبوریوں کی بناء پر علماء کا ایک مشاورتی بورڈ مقرر کیا۔ جو حکومت کو آئین سازی میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے آگاہ کرتا رہے۔ تا کہ جو بھی آئین مقرر ہو۔ اسے اسلامی شریعت کی تائید حاصل ہو۔ ہمارے علماء نے دیکھا کہ یہ مرغی سونے کا انڈا دیتی ہے۔ ہر روز ایک انڈے کی انتظار کون کرتا رہے۔ کیوں نہ ہو اسے ذبح کر کے تمام انڈے یکدم نکال لئے جائیں۔ اس کے لئے ایک سکیم تیار کی گئی۔ ایک بہانہ تراشا گیا۔ اور حکومت کو پریشان کرنے کے لئے اور اپنا اقتدار منوانے کے لئے ایک ایسا مسئلہ انتخاب کیا گیا۔ جس کے سہارے سے عوام الناس کی حمایت آسانی کے ساتھ حاصل ہو سکے۔ وہ کامیاب ثابت ہوا۔ عوام نے ان کی تائید کی۔ انہوں نے عوام کالانعام کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ مسلمانوں کو جیلوں میں بھیجا گیا۔ گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔

انہوں نے ان علماء کی خاطر قید کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ماریں کھائیں مگر اُف تک نہ کی کیونکہ انہیں علماء نے بتا رکھا تھا کہ یہ جہاد ہے یہ رسول اللہ کے ناموس کا سوال ہے بھلا کون سا ایسا دل ہے جو ناموس رسول کے لئے کٹ مرنے کو تیار نہ ہو۔ چنانچہ جیسا علماء نے کہا ویسا عوام نے کر دکھایا لیکن علماء نے کیا کیا یا معافیاں مانگ کر اپنے بیوی بچوں میں آکر آرام کی زندگی بسر کرنی شروع کر دی یا [illegible] کے قیدی بن کر ہر قسم کی سہولتوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ اگر علماء کے نزدیک یہ واقعی جہاد تھا۔ تو پھر معافیاں کیوں مانگیں۔ جمہور مسلمانوں سے الگ ہو کر [illegible] کی سہولتوں سے کیوں فائدہ اٹھایا۔ کیوں نہ ان کے ساتھ صعوبتوں کے حصہ دار بنے۔ جماعت احمدیہ سے مسلمانوں کو ہزار اختلاف صحیح مگر سوال تو یہ ہے کہ یہ اختلافات آج کوئی نئے پیدا ہو گئے ہیں۔ کیا آج سے پچاس ساٹھ سال قبل ان اختلافات کو مٹانے کی ضرورت نہ تھی۔ کیا مذہبی اختلافات مٹانے کا یہی طریق ہے۔ کیا جس رسول کی ناموس کی خاطر یہ سب کچھ کیا گیا۔ اس رسول کا یہ ارشاد نہیں ہے۔ کہ مذہبی اختلافات مٹانے کا واحد ذریعہ افہام و تفہیم اور وعظ و نصیحت ہی ہے۔

مگر افسوس کہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ ناموس رسول کا دعوٰے محض ایک ڈھونگ تھا۔ جہلاء کو بھڑکانے کا ایک مؤثر طریق تھا۔ ورنہ علماء یہ خوب جانتے ہیں کہ جس خدا نے ہمارے نبی اکرم کو خاتم النبیین اور افضل الرسل بنایا ہے۔ وہ اسکے ناموس کی حفاظت کی ہم سے زیادہ طاقت رکھتا ہے

اب تو ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ علماء اسی سونے کی مرغی کو ذبح کر کے ہاتھ مل رہے ہیں۔ اور غالباً حلب زر کے نئے گر اور حیلوں کی تلاش میں ہیں اور شاید وہ وقت دور نہیں ہے جب کہ ہم اخباروں میں یہ خبر سنیں گے کہ فلاں پارٹی نے انتخابات کے پراپیگنڈے کے لئے بعض علماء کی خدمات کرایہ پر حاصل کر لی ہیں۔ جو کہ قریہ بقریہ اور شہر بشہر وعظ شریف کریں گے۔ اور مسلمانوں کو اسلام خطرے میں ہے ناموس رسول خطرے میں ہے کا نعرہ سنا کر عوام کو ایک خاص طبقہ کے حق میں ووٹ دینے کی تلقین کریں گے

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

مجھے معاف فرمایا جائے۔ میں نے مندرجہ بالا سطور میں ان واجب الاحترام علماء کے متعلق کچھ نہیں لکھا جو حقیقی معنوں میں علماء کہلانے کے مستحق ہیں۔ جو خدا اور اسکے رسول کے ساتھ حقیقی عشق اور اسلام کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ اولی الامر کی اطاعت کے متعلق وہی نظریہ رکھتے ہیں۔ جو کہ ارشادات نبوی کے مطابق اور آئمہ و مجتہدین کے عمل کے موافق ہے۔ بلکہ میرے مخاطب صرف وہ علماء ہیں جو اپنے اقتدار کی خاطر عوام کے جذبات پر کھیلنے کے عادی ہیں۔ جو عوام کو تو بغاوت اور خانہ جنگی کی تلقین کرتے ہیں۔ لیکن خود پیچھے ہٹ کر تماشہ دیکھتے ہیں جو حکومت کو صرف اسلئے پریشان کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دے اور ان کے ذاتی مفاد کو کبھی بھی نظر انداز نہ کرے

تیسرے طبقہ کے علماء کا کردار

جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں علماء کا ایک طبقہ وہ ہے جو مذہبی تبحر علمی کے علاوہ سیاسی نشیب و فراز سے بھی واقف ہیں اور پیش آمدہ مشکلات کو حل کرنے کی پوری پوری اہلیت رکھتے ہیں اس سلسلہ میں قرون اولیٰ کے علماء میں سے حضرت امام ابو یوسف رحؒ اور حضرت ابو عبیدؒ کا نمونہ بیان کیا جا چکا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف سے خلیفہ ہارون الرشید نے درخواست کی کہ اس کے لئے مالیات کے مسائل میں ایک ایسا شرعی ضابطہ بنا دیا جائے جو شریعت اسلامی کے عین مطابق ہو اور عوام الناس کی ضروریات کا بہترین حل ہو۔ چونکہ حضرت امام ابو یوسف کی نیت نیک تھی۔ آپ کے سینے میں ایک دردمند دل تھا جو ایک طرف خلیفہ کی اطاعت کے جذبہ سے معمور تھا تو دوسری طرف عوام الناس کے جذبات کا آئینہ دار تھا آپ نے خلیفہ کے حکم کے مطابق ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب الخراج رکھا اس کتاب میں اس زمانہ کے حالات کے مطابق مالیات کے متعلق تمام ضروری امور کو درج کیا اور خلیفہ کی راہنمائی کے لئے پیش کیا۔ چنانچہ خلیفہ ہارون الرشید نے اس کتاب کی وہ قدر کی جو اس کا حق تھا۔

امام صاحب اس کتاب کی تصنیف کی غرض و غایت کتاب کے ابتدائی حصہ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں

"یہ وہ کتاب ہے جو کہ ابو یوسف نے امیر المومنین ہارون الرشید کے لئے لکھی ہے اللہ تعالےٰ امیر المومنین کو دیر تک زندہ رکھے۔ اس کی عزت کو قائم و دائم رکھے اور ہر قسم کی نعمتیں اور عزتیں ان کو نصیب ہوں۔ ایسی نعمتیں جو دنیا و آخرت میں کبھی ختم نہ ہوں اور اللہ تعالےٰ آپ کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور موافقت کی توفیق عنایت فرمائے۔

امیر المومنین نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ میں آپ کے لئے ایک ایسی جامع کتاب لکھوں۔ جس سے مدد لے کر امیر المومنین مختلف قسم کے ٹیکس مثلاً خراج۔ عشر۔ صدقات زکوٰۃ اور جزیہ وغیرہ کے متعلق تفصیلی امور معلوم کر سکیں۔ اور اسکے متعلق عمل کر سکیں۔ نیز اس کتاب کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ امیر المومنین اس کے مطابق عمل کر کے رعیت کو ظلم و تعدی سے محفوظ رکھیں اور ان کے حالات کی اصلاح کریں۔ اللہ تعالےٰ امیر المومنین کو اس کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور جو کام اللہ تعالےٰ نے ان کے سپرد کیا ہے۔ اسکو صحیح طریق پر بجا لانے میں اللہ تعالےٰ ان کی راہنمائی اور امداد فرمائے"

(کتاب الخراج صے)

حضرت امام ابو یوسف نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں جن جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں رعایا کی بہبودی اور خلیفہ وقت کی اصلاح کا خاص درد تھا۔ یہی وجہ ہے آپ نے حسن خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ اس کتاب کو تصنیف فرمایا۔ اسی جذبہ کے ساتھ جمہور مسلمانوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور ذاتی اور قومی مسائل میں اس سے راہنمائی حاصل کی۔

ہمارے پاکستان کے وہ علماء جو سیاست اور مذہب سے واقف ہیں۔ حضرت امام ابو یوسف کی روح ان کو پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اس وقت حکومت پاکستان بھی معاشیات و اقتصادیات کے معاملات میں اسی راہنمائی کی طلبگار ہے۔ جو خلیفہ ہارون الرشید کو درکار تھی۔ آج کے حالات ماضی کے حالات سے بالکل مختلف ہیں۔ آج بین الاقوامی تجارت بینکنگ اور انشورنس کے مسائل زر مبادلہ اور قرضوں کا لین دین یہ سب امور ایسے ہیں جن میں سودی کاروبار کی آمیزش ناگزیر سمجھی جاتی ہے اسلام ایک ایسا معالج ہے۔ جس کے پاس ہر مرض کا علاج شافی و کافی موجود ہے اور اس سے کسی متنفس کو انکار بھی نہیں ہے کیونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اسکے اصول دنیا کی مہذب سے مہذب حکومتوں کے اصولوں سے برتر اور مفید تر ہیں۔ اسلئے آج اس امر کی بڑی شدت کے ساتھ ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ کوئی شخص ان طالبان حق کی صحیح راہنمائی فرمائے حکومت کے سامنے اسلام کے ان اصولوں کی وضاحت کرے۔ جن پر عمل کر کے حکومت بھی پیچ در پیچ الجھنوں سے محفوظ ہو۔ اور عوام بھی ہر قسم کے ظلم و تعدی سے محفوظ و مامون ہو جائیں۔

ورنہ اسلام کے اصولوں کی برتری کے دعوے کرتے جانا۔ لیکن عوام الناس اور وقت کی پکار کے مطابق ان اصولوں کو پیش نہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ عوام کے ذہنوں میں رفتہ رفتہ مغربی اصولوں کی برتری کا احساس قائم ہوتا جائے گا اور اسلام اور اسکے علم برداروں سے نفرت کے جذبات ترقی کرتے جائیں گے۔

یہ مت خیال فرمائیں کہ حکومت آپ سے درخواست کرے گی۔ تب آپ اسپر غور فرمائیں گے۔ کیونکہ اس وقت ایک طرف تو اسلام کی برتری کا سوال ہے اور دوسری طرف آپ حضرت کی خودداری کا سوال ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ اسلام کی برتری ثابت کرنا یقیناً اولیٰ ہے۔ بنسبت اس کے کہ آپ کی خودداری قائم رہے۔

عوام الناس اور بنی نوع انسان کی بھلائی آپ کے ذاتی مفاد سے مقدم ہونی چاہیئے۔ اس لئے اس وقت اس امر کی ضرورت ہے کہ سب علماء باہمی مشورہ کے ساتھ ایک لائحہ عمل تجویز فرمائیں۔ اور اسکے مطابق کچھ تعمیری کام بھی کر کے دکھائیں۔ (باقی)

نتیجہ امتحان

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے جن امیدواروں کا امتحان کمیشن نے مورخہ ۵۵/۱۰/۱۲ کو لیا تھا اس میں ۱۸ امیدوار شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے سات امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ (ناظر بیت المال)

(۱) مولوی فضل عمر صاحب ولد ملک شفیع صاحب ربوہ — اول
(۲) قریشی ذکاء اللہ صاحب ولد قریشی محمد اشرف صاحب ربوہ — ״
(۳) عزیز احمد صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب — ״ — دوم
(۴) مقصود احمد صاحب شمیم ولد محمد صدیق صاحب کشمیری — ״ — سوم
(۵) عبد الشکور صاحب ولد محمد ظہور صاحب — ״
(۶) مرزا حمید احمد صاحب ولد مرزا نذیر علی صاحب — ״
(۷) منور احمد صاحب عارف ولد میاں سلطان بخش صاحب — ״
کلرک ہاد حالی — ״

(ناظر بیت المال)

نظارت تعلیم و تربیت کا دورہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت تعلیم و تربیت رمضان المبارک کے بعد یکم جون سے جماعتوں کا دورہ کرے گی۔ اس دورہ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کا مفاد بھی شامل ہوگا۔ پروگرام جلد شائع کر دیا جائے گا۔ نظارت تعلیم و تربیت کے نقطۂ نگاہ سے ذیل کے امور کا جائزہ لیا جائے گا۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ ان امور کے پیش نظر اپنی اپنی جگہ تیاری فرمائیں۔ وہ امور یہ ہیں:۔

جماعتوں میں سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہیں یا نہیں۔ مقامی مسجد ہے یا نہیں۔ احباب با جماعت نماز ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ جماعت میں کوئی اختلاف تو نہیں۔ خلاف اسلام یا خلاف تعلیم احمدیت اعمال تو نہیں پائے جاتے۔ مخصوص احمدی مسائل پر جماعت کا عمل ہے یا نہیں۔ قابل تعلیم بچوں میں تعلیم کی حالت کیسی ہے۔ کیا کوئی اپنا مدرسہ ہے یا نہیں۔ مرکز کے ساتھ احباب کا تعلق کیسا ہے۔ الفضل منگاتے ہیں یا نہیں۔ مقامی جماعت میں صحابہ کتنے ہیں۔ درس قرآن شریف یا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حدیث کا انتظام ہے یا نہیں۔ دوسری قوموں سے تعلقات کیسے ہیں۔ مرکز کے دوسرے صیغہ جات کے ساتھ تعلق رکھنے والا کام کیا ہو رہا ہے۔ وغیر ذالک۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

شعبۂ خدمت خلق

شعبۂ خدمت خلق کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد عالی کے ماتحت مجلس مشاورت نے اپنے اجتماع ۱۹۵۴ء میں یہ تجویز منظور کی تھی ہر خادم ایک آنہ ماہوار اس مد میں ادا کرے گا۔ لیکن اب تک بہت تھوڑی مجالس کی طرف سے اس چندہ کے بارے میں فراہمی کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ براہ مہربانی مجالس اس طرف توجہ فرمائیں اور مرکز میں اطلاع بھی بھجوائیں کہ کس حد تک کامیابی ہو رہی ہے۔ مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اعلان

مکرم جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ایک خط سے معلوم ہوا ہے کہ سید عنایت شاہ صاحب نام کے ایک صاحب جامعۃ المبشرین کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ جماعت سیالکوٹ کے لئے خصوصاً اور باقی جماعتوں کے لئے عموماً یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ان دنوں چونکہ ہماری طرف سے کسی شخص کو جامعۃ المبشرین کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے مقرر نہیں کیا گیا۔ اس لئے کوئی دوست کسی شخص کو اس سلسلہ میں کوئی چندہ نہ دیں۔

تعمیر جامعۃ المبشرین کی غرض سے چندہ کی وصولی تعطیلات میں باقاعدہ اعلان کے بعد ہوگی انشاء اللہ۔ جن دوستوں نے اس مد میں چندہ کے وعدے کر رکھے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی رقم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بحساب تعمیر جامعۃ المبشرین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

پاکستان کے مختلف مقامات پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے

اجتماعی دعائیں اور صدقات

جماعت احمدیہ منٹگمری: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی اور سفر کے بابرکت ہونے کیلئے ۳۰ اپریل کو بعد نماز جمعہ دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ اور گوشت مستحقین میں تقسیم کیا۔ ایک بجے رات مرد، مستورات اور بچے مسجد میں جمع ہوئے اور اجتماعی دعا کی گئی۔

عبد الحق ناصر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ منٹگمری

سیالکوٹ: ۲۹ اپریل کو حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ اور بخیریت یورپ پہنچنے کے لئے چار بکرے بطور صدقہ ذبح کرکے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ نیز ۵۸/- روپے نقد مستحق لوگوں کو دیئے گئے۔ تمام حلقہ جات میں نمازوں میں مجموعی طور پر ساڑھے بارہ بجے سے دو بجے تک دوستوں نے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔

امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

لودھراں: جماعت احمدیہ لودھراں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے اور سفر یورپ کے لئے اجتماعی دعا کی اور صدقہ ۲۳/۸ روپے دیا۔

کریم بخش قائد مجلس خدام الاحمدیہ لودھراں ضلع ملتان

دعائے مغفرت: میری والدہ مورخہ ۲۹/۴/۵۵ بروز جمعہ فوت ہوگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کے بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

نصیر احمد باجوہ دفتر تجارت تحریک جدید ربوہ

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ شہری کو بذریعہ اعلان ہذا خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ ہفتہ وار ہر ایک محصل سے باقاعدہ رپورٹ لیا کریں کہ انہوں نے اس ہفتہ میں کس کس دوست سے کتنا کتنا چندہ وصول کیا ہے اور کتنے دوست بقایا دار ہیں اور بقایا داروں سے وصولی کا خاص انتظام کیا جائے۔ اگر سیکرٹریان مال التزام سے اس طریقہ کی پابندی کریں تو جماعت میں دوست بقایا دار نہیں رہ سکتے۔ امید ہے کہ وہ اس پر عمل کرکے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال ربوہ

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے کہ ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کما حقہ توجہ نہیں فرماتیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال ربوہ

خدمت خلق کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی مساعی

۱ اپریل کو خدام صبح مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے اور قریباً ۹ بجے کلی کوتوال ایک نواحی گاؤں کے لئے سائیکلوں پر روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر انہیں مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ۱۲ خدام ایک غریب آدمی ملک نیاز محمد کے مکان کی تعمیر میں مصروف ہو گئے۔ اسی طرح ایک آدمی ملک محمد حسن نامی کے مکان پر پانچ آدمیوں نے کام کیا۔ اسی طرح ایک غریب کے مکان نئی گلی میں ایک نادار آدمی کا مکان تعمیر کیا اور اس کام میں آٹھ خدام نے حصہ لیا۔ نائب قائد صاحب جملہ کام کی نگرانی کرتے رہے۔ اور ان خدام کے ساتھ تین انصار بھی تھے۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جو خدام گاؤں میں جا کر اہل دیہہ پر کھانے کا بوجھ بالکل نہیں ڈالتے۔ اپنا کھانا ہر خادم اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ البتہ چائے کا انتظام مجلس کی طرف سے ہوتا ہے۔ دوپہر کو نماز ظہر ادا کی اور دس منٹ آرام کرکے دوبارہ کام میں مشغول ہو گئے اور قریباً ساڑھے سات بجے تک کام کیا۔ اور کل ساڑھے سات گھنٹے کام کرکے واپس کوئٹہ آ گئے۔

وہاں جا کر خدام نہ صرف لوگوں کے مکانات کی تعمیر میں امداد دیتے ہیں۔ بلکہ غریب اور ناداروں کی دوسری ضروریات کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ مثلاً غرباء کو بیس کپڑے دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور اس کا بہترین اجر انہیں عطا فرمائے۔ آمین

مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری اور خاکسار نے امسال بی اے کا امتحان دیا ہے۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہماری اور دیگر تمام امتحان دینے والے دوستوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اجمل شاہد ربوہ

(۲) میری ہمشیرہ سعیدہ بشریٰ نے مڈل کا امتحان دیا ہے۔ نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد ارشد فاروق ربوہ)

(۳) خاکسار کی نسبتی بہن محترمہ اہلیہ صاحبہ حیدر علی صاحب عینک ساز سیالکوٹ قریباً دو سال سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الرشید سیکرٹری مال حلقہ چابک سواراں لاہور

(۴) خاکسار کا چھوٹا بھائی ذوالفقار دیر سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ عزیز موصوف کو خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (ریاض احمد راولپنڈی)

(۵) میں چند دن سے بیمار ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین محمد صدیق احمدی حسن آباد

(۶) میرے چار بہن بھائی رشید احمد ارشد۔ بابو عبد القدیر۔ امۃ الحکیم۔ ریاض احمد سعید خسرہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت بخشے۔ آمین

(نسیمہ خالد پتوکی ضلع لاہور)

ولادت: مورخہ ۸/۵/۵۵ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر کے ساتھ نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

بشیر احمد کاٹھ گڑھی محلہ دار الرحمت ربوہ

جرمنی کے اتحاد میں سب سے بڑی رکاوٹ

روسی وزیر دفاع کی تقریر

لندن ۱۰ مئی۔ مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک نے جرمنی کی شکست کا دن منایا۔ مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ملکوں نے مغربی جرمنی کو اسلحہ بندی اور پُر امن طریقے پر مل جل کر رہنے کی پالیسی پر نکتہ چینی کی۔ روس کے وزیر دفاع مارشل جارجی ژوکوف نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ معاہدات پیرس مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد میں بہت بڑی رکاوٹ بن گئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے مشرقی جرمنی اور اس کے دوست ملک جوابی اقدامات پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مارشل ژوکوف آج سے دس برس قبل فاتح کی حیثیت سے روسی فوجوں کو لے کر سب سے پہلے برلن میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ روسی عوام اپنے ہمسایہ ملک سے اچھے تعلقات کے خواہشمند ہیں۔ مشرقی جرمن کی کمیونسٹ پارٹی کے فسٹ سکرٹری ہر والٹر گل برخت نے کہا ہے کہ جرمنی کے اتحاد کے مذاکرات کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے۔ کہ معاہدات پیرس منسوخ کئے جائیں۔ مارشل ژوکوف نے روسی اخبار پراودا میں ایک مضمون دیا ہے۔ جس میں انہوں نے یورپ کے اعلیٰ مغربی فوجی کمانڈروں جنرل الفریڈ اور فیلڈ مارشل منٹگمری کے طرز عمل پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ مارشل ژوکوف نے کہا۔ کہ امریکہ نے مختلف ملکوں میں جو دفاعی اڈے قائم کئے ہیں۔ وہ محض ایک بہانہ ہیں۔ اور جس مقصد کے لئے وہ اڈے بنائے گئے ہیں۔ وہ مقصد ان سے پورا نہیں ہو سکتا۔

شملہ میں ایشیائی ملکوں کی کانفرنس

نئی دہلی۔ شملہ کی آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں ایشیائی ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس شروع ہوئی۔ اس میں پاکستان کے علاوہ ایشیا کے تقریباً تمام ممالک شرکت کر رہے ہیں۔ امریکہ ایشیائی ممالک کو جو امداد دیتا ہے۔ اس کانفرنس میں اس کو کام میں لانے پر غور کیا جائے گا۔

افغان حکومت کے خلاف

کارروائی کا مطالبہ

پاکستانی ہائی کمشنر سے پٹھانوں کے وفد کی ملاقات

کولمبو ۱۰ مئی۔ پاکستانی ہائی کمیشن کے ایک ذمہ دار افسر نے کل یہاں بتایا کہ لنکا میں مقیم پاکستانی پٹھانوں کے ایک وفد نے کولمبو میں مقیم پاکستانی ہائی کمیشنر حاجی عبد الستار سیٹھ سے ملاقات کی اور ان سے مطالبہ کیا۔ کہ افغانستان میں پاکستانی سفارت خانے اور قونصل خانوں پر جو منظم حملے کئے گئے۔ اس سلسلہ میں افغان حکمران ٹولہ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

دھان کاشت کرنے کے جدید طریقے

کراچی ۱۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ سال سے چاول کی فصل میں اضافہ کرنے کے لئے پاکستان جاپان کے اصول کاشتکاری پر عمل کرے گا۔ کولمبو منصوبے کی امداد کے تحت جاپان نے پاکستان کو کاشتکاری سے متعلق ضروری سامان فراہم کرنے کی پیشکش کی تھی۔ نیز پاکستانی کاشتکاروں کو تربیت دینے کے لئے کہا تھا۔ اس منصوبے کے تحت دو مقامات (ایک مشرقی پاکستان میں اور دوسرا مغربی پاکستان میں) چنے جائیں گے۔ جہاں دھان کی کاشت ہوگی۔

ڈاکٹر لوہیا رہا کر دیئے گئے

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا جنہیں تقریباً دو ہفتے قبل قانون امتناعی نظر بندی کے تحت منی پور حکومت نے امپھال میں گرفتار کیا تھا رہا کر دئیے گئے

ہوائی جہاز سے جانیوالے عازمین حج

کی درخواستیں

کراچی ۱۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کراچی حج بکنگ آفس میں ہوائی جہاز کے راستے جانے والے عازمین حج کی درخواستیں ۲۶ مئی سے ۲۸ مئی تک وصول کی جائیں گی۔ اس سے پہلے یا بعد میں وصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل کی ۳۰ فی صد نشستیں ان آدمیوں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ جنہوں نے گذشتہ سال درخواستیں دی تھیں۔ لیکن انہیں موقع نہیں ملا تھا۔

پاک بحریہ کے قائم مقام کمانڈر انچیف

کراچی ۱۰ مئی۔ پاکستان نیول ہیڈ کوارٹر سے کل ایک پریس نوٹ جاری ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستانی بحریہ کے چیف آف سٹاف کموڈور خالد جمیل تین ہفتے کے لئے پاکستانی بحریہ کے قائم مقام کمانڈر انچیف ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس دوران میں ایڈمرل صدیق چودھری چھٹی پر ہوں گے۔

بھارتی مسلح دستوں نے نیکیال میں لوٹ مار شروع کر دی تھی

پاکستانی بارڈر پولیس کی جوابی کارروائی

سیالکوٹ ۱۰ مئی۔ بھارتی فوج اور پنجاب پولیس کے درمیان ہفتہ کے روز بھارتی مقبوضہ کشمیر کی سرحد پر نیکیال کے قریب جو جھڑپ ہوئی تھی اس کی مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس وقوعہ سے پیشتر بھارتی فوجی دستے نیکیال کے دیہاتیوں کو اکثر پریشان کرتے رہے ہیں۔

معتبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق ۷ مئی سے قبل ہی صورت حال بہت کشیدہ ہو چکی تھی۔ کیونکہ بھارتی مسلح فوجی دستے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاؤں میں داخل ہو گئے اور وہاں کے لوگوں کو باہر نکالنا شروع کر دیا اور بندوق شمشیر ان کے گھروں کو لوٹنا شروع کر دیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب بھارتی فوجی دستوں نے دیہاتیوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے گولیاں برسانی شروع کیں تو پاکستانی سرحدی پولیس بھی چوکنا ہو گئی اور جوابی کارروائی کی۔ اور یہ سلسلہ سات گھنٹے تک جاری رہا۔

جونہی اس حادثے کی خبر سیالکوٹ میں پہنچی ڈپٹی کمشنر میاں منظور الٰہی اور سپرنٹنڈنٹ پولیس میاں عبد الغفار جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی دستوں نے دو اور تین انچ دہانے والی توپیں بھی استعمال کی ہیں۔

پاکستانی بارڈر پولیس کے دو سپاہی ہلاک ہو گئے۔ لیکن بھارتی فوج کو زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ بھارتی حکام کو گیارہ نعشیں دے دی گئیں۔ جن میں ایک میجر کی نعش بھی تھی۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ صورت حال زیادہ خراب ہو جاتی اگر اقوام متحدہ کے مبصرین فوراً ہی موقعہ پر نہ پہنچ جاتے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل شیخ نے ایک کانفرنس میں شرکت کی جس میں دونوں اطراف کے فوج اور پولیس کے اعلیٰ حکام شریک ہوئے۔

سعودی عرب کے وزیر اعظم چار روز کے دورہ کے بعد ریاض روانہ ہوگئے

روانہ ہونے سے پہلے گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات

کراچی ۱۰ مئی۔ سعودی عرب کے وزیر اعظم امیر فیصل پاکستان میں چار روز قیام کرنے کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز ریاض روانہ ہو گئے ہیں۔

روانہ ہونے سے پیشتر انہوں نے پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد سے ملاقات کی۔ ہوائی اڈے پر پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی مرکزی وزراء اور غیر ممالک کے سفیر موجود تھے۔ گورنر جنرل کی نمائندگی ان کے ملٹری سیکرٹری نے کی۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے روانگی سے پہلے وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے طویل گفتگو کی اور بعد ازاں وہ گورنر جنرل کے پاس گئے۔ اور کچھ دیر مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ یاد رہے کہ وہ بنڈونگ کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد اپنے وطن جا رہے ہیں۔

السنہ شرقیہ کو الگ شعبہ بنا دیا گیا

لاہور ۱۰ مئی۔ پنجاب یونیورسٹی کی چانسلر کمیٹی نے کل اس مطالبے کو مان لیا ہے کہ علوم السنہ شرقیہ اور اسلامی تعلیمات کی الگ فیکلٹی قائم کر دی جائے۔

مصری حکومت کیلئے دس کروڑ پونڈ کا قرضہ

قاہرہ ۱۰ مئی۔ مصر کا فوجی بینک بڑے ترقیاتی منصوبوں کے اخراجات پورے کرنے کے لئے مصری حکومت کو دس کروڑ پونڈ اسٹرلنگ تک دینے پر راضی ہو گیا ہے یہ قرضہ تین فیصدی شرح سود پر پندرہ سال میں ادا ہوگا۔ کابینہ نے وزیر مالیات کو مصر میں بانڈ جاری کرنے کا اختیار دیدیا ہے۔ یہ قرضہ مختلف اسٹرلنگ سامان کی قیمت ادا کرنے پر خرچ کیا جائیگا۔

جناح ہسپتال کیلئے نئی عمارت

کراچی ۱۰ مئی۔ مرکزی حکومت ۲ لاکھ ۲۳ ہزار روپے کی لاگت سے جناح سنٹرل ہسپتال کراچی میں ایک نئی دو منزلہ عمارت تعمیر کر رہی ہے جس میں جدید سہولتیں ہوں گی۔ محسوس کیا جا رہا تھا کہ ہسپتال میں علاج کی قیمت ادا کرنے والے مریضوں کیلئے موجود جگہ ناکافی تھی اور یہ کمی اس وقت تک خاص طور پر محسوس کی جاتی تھی جب غیر ملکی مشنوں کے ارکان اور دوسرے معززین کے علاج کا سوال آتا تھا۔ نئی عمارت میں ایسے مریضوں کے لئے جگہ دوگنی ہو جائے گی۔

کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۱۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہفتے کھوکھراپار کے راستے ایک ہزار مہاجر بھارت سے مغربی پاکستان آ رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتے ۹۸۰ مہاجرین اسی راستے سے مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔ ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء سے اب تک ۵ لاکھ ۵۷ ہزار سے زائد مہاجرین مغربی پاکستان آ چکے ہیں۔

برطانوی سونے اور ڈالر کے ذخائر

لنڈن ۱۰ مئی۔ گذشتہ مہینہ برطانیہ کے سونے اور ڈالر کے ذخائر میں ۷ لاکھ پونڈ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ یورپی ادائیگی کی یونین سے فاضل رقم مل جانے کے بعد اس ماہ سونے کے ذخیرہ میں ایک کروڑ دس لاکھ پونڈ کا سونا اور بڑھ جائے گا۔

تمام اختلافات مٹا کر مستحکم بنیادوں پر جمہوریت قائم کرنے کیلئے متحد ہو جائیں

نیا دستور ساز ادارہ تیز رفتاری سے اپنا کام کریگا۔ قوم کے نام گورنر جنرل کا پیغام

کراچی ۱۱ مئی۔ گورنر جنرل نے کل رات قوم کے نام ایک پیغام میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اختلافات مٹا کر ملک میں جمہوریت کو مستحکم اور ٹھوس بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ آپ کا پیغام وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے ریڈیو پاکستان سے نشر کیا۔ گورنر جنرل نے کہا۔ آپ نے فیڈرل کورٹ کا فیصلہ سن لیا ہوگا۔ میں نے دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کا جو اقدام کیا تھا۔ اسے آپ کی مکمل تائید و حمایت حاصل تھی۔ اب اس کی توثیق ملک کے سب سے بڑے عدالتی ادارہ نے کر دی ہے۔ آخر کار نئی دستور ساز اسمبلی کے قیام کے راستہ سے رکاوٹ دور ہو گئی ہے۔ اب نئی دستور ساز اسمبلی جلد سے جلد اپنا کام شروع کر دے گی۔

گورنر جنرل نے کہا میں آپ کو اپنے اس فرمان کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ جو میں نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو جاری کیا تھا۔ اعلان میں کہا گیا تھا۔ کہ ملک آئینی اور سیاسی بحران سے دوچار ہے۔ آئین کا انتظام و انصرام درہم برہم ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر گورنر جنرل نے تمام ملک میں ہنگامی صورت حال کے اعلان کا فیصلہ کیا ہے۔ دستور ساز اسمبلی اپنی موجودہ ہیئت کا اعتماد کھو چکی ہے۔ اور فرائض منصبی سر انجام نہیں دے سکتی۔ حقیقی اختیارات عوام کو حاصل ہیں۔ نئے انتخابات جتنی جلد ممکن ہو کرائے جائیں گے۔ جب تک نئے انتخابات نہ ہوں۔ کابینہ ملک کا انتظام چلائے گی۔ گورنر جنرل نے وزیر اعظم سے کہا ہے۔ کہ وہ اپنی کابینہ میں ردّ و بدل کریں۔ تا کہ ملک کا نظم و نسق مستحکم اور مضبوط بنیادوں پر چلایا جا سکے۔ وزیر اعظم نے گورنر جنرل کی دعوت قبول کر لی ہے۔ ملک کا استحکام اور تحفظ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں ذاتی طبقاتی اور صوبائی مفادات کو قومی مفاد کے تابع کر دینا چاہیئے۔ گورنر جنرل نے کہا میں نے اعلان میں جو وعدے کئے تھے اور جن کا یقین دلایا تھا۔ وہ سب پورے کئے گئے ہیں۔ کابینہ کی تشکیل وسیع نقطہ نظر پر کی گئی۔ اور انتظامیہ کو مستحکم اور مضبوط بنیادوں پر استوار کیا گیا۔ اور مرکزی کابینہ میں اعلیٰ قابلیت اور فراست والے اصحاب شامل کئے گئے۔ نئی دستور ساز اسمبلی میں تمام فیصلے عوام کے نمائندے کریں گے۔ اور آئین کی تیاری کے بعد جلد سے جلد نئے انتخابات عمل میں لائے جائیں گے۔ اگر عدالت میں مقدمہ نہ ہوتا۔ تو نئی دستور ساز اسمبلی اب سے بہت پہلے قائم ہو جاتی۔ گورنر جنرل نے فرمایا۔ کابینہ نے نہایت جرأت۔ عالی حوصلگی اور روشن دماغی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ حب الوطنی کے ساتھ سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر کام کریں۔ اور ملک کے مفاد پر ہر مفاد کو قربان کر دیں۔ اگر پاکستان زندہ نہ رہا۔ تو کون ہے جو زندہ رہے گا۔ اور اگر پاکستان زندہ ہے تو کون ہے۔ جو زندہ نہ رہے گا۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے کہا۔ میں اور میری کابینہ خاص طور پر اس بات کے آرزو مند ہیں۔ کہ نئی دستور ساز اسمبلی ملک کا آئین تیار کرنے میں تیز رفتاری لیکن گرم جوشی سے کام لے گی۔ عوام نے آٹھ سال تک نئے آئین کا انتظار کیا ہے۔ اب انہیں مزید انتظار نہیں کرانا چاہیئے۔ مجھے امید ہے۔ نئی دستور ساز اسمبلی کے نمائندے تمام ملک کے مفاد کے پیش نظر کام کریں گے اور ذاتی طبقاتی اور صوبائی مفادات سے بالاتر ہو کر ملک کے اہم ترین فرائض کی انجام دہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ صرف اسی صورت میں ملک میں صحیح جمہوریت قائم ہو سکتی ہے اور اسی صورت میں ملک ترقی کر کے دنیا کی بڑی بڑی قوموں میں اپنے لئے نمایاں جگہ حاصل کر سکتا ہے۔

گورنر جنرل نے کہا۔ ملک میں بدقسمتی سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کا کام ہی تنقید کرنا ہے۔ ہر کام کو بُرا بتانا اور ہر بات میں نقص نکالنا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ پرانی دستور ساز اسمبلی سات سال تک کرسی نشین رہی۔ وہ عوام کا اعتماد کھو چکی تھی۔ اور اس نے ہمیشہ کے لئے قائم رہنے کا جو تہیہ کر لیا تھا۔ وہ جمہوریت کی زبردست توہین تھی۔ ایسے لوگوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ملک نے کوئی ترقی نہیں کی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ملک نہایت تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ان کے خیال میں ملک میں اس وقت تک کوئی ترقی نہیں ہوتی۔ جب تک ان کے ذاتی اغراض و مفادات کی تکمیل نہ ہو۔ ان کی نظر میں جمہوریت وہ ہے۔ جو نہ عوام کے لئے ہو۔ اور نہ عوام کی ہو۔ وہ صوبہ پرستی۔ طبقاتی اور علاقائی تعصبات کا بیج اس لئے بوتے ہیں۔ کہ ان کے مفاد پورے ہوں۔

گورنر جنرل نے فرمایا۔ حکومت اس بات کا تہیہ کر چکی ہے۔ کہ وہ ملک میں شر انگیزی کی ہرگز اجازت نہیں دے گی۔ ہم شر انگیزوں کو اس بات کی ڈھیل نہیں دیں گے۔ کہ عوام نے جس مقصد کے لئے سختیاں سہیں اور جس نصب العین کے لئے قربانیاں دیں۔ اسے وہ تباہ و برباد کریں۔ حکومت کا یہ ٹھوس اور مضبوط فیصلہ ہے۔ کہ شر انگیزی کو کسی صورت میں پنپنے کی اجازت نہ دی جائے۔

گورنر جنرل نے کہا۔ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے اور نیا دستور ساز ادارہ بنانے میں اعلیٰ ترین جمہوری روایات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اور دیانتداری اور نیک نیتی سے عوام کی

گورنر جنرل کو دستوریہ توڑنے کا قانونی اختیار حاصل تھا

انہیں نیا دستور ساز ادارہ قائم کرنے کا اختیار حاصل ہے

فیڈرل کورٹ کا فیصلہ

لاہور ۱۱ مئی۔ فیڈرل کورٹ نے کل گورنر جنرل کی طرف سے مشورہ طلب آئینی سوالات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔ چیف جسٹس مسٹر محمد منیر۔ مسٹر جسٹس محمد اکرم۔ مسٹر جسٹس محمد شریف اور مسٹر جسٹس ایس اے رحمٰن نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ گورنر جنرل دستور ساز اسمبلی توڑنے کے مجاز تھے۔ فیڈرل کورٹ نے یہ رائے بھی ظاہر کی ہے کہ گورنر جنرل نئی نمائندہ دستور ساز اسمبلی قائم کر سکتے ہیں۔ مگر قبائلی علاقوں اور ریاستوں کے نمائندے نامزد نہیں کر سکتے۔ قبائلی علاقوں اور ریاستوں کی نشستیں نئی دستور ساز اسمبلی خود ہی پُر کر سکتی ہے۔ مجوزہ دستور ساز اسمبلی کے لئے باقی ماندہ نامزدگیوں کے متعلق چار فاضل ججوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ گورنر جنرل نیا انتخابی ادارہ تو قائم کر سکتے ہیں مگر اس کے ممبر نامزد نہیں کر سکتے۔

قوانین کی توثیق اور تصدیق کے متعلق فیڈرل کورٹ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ گورنر جنرل کو ان کی توثیق و منظوری کا اختیار حاصل ہے۔ اور ان کا یہ اختیار گذرے ہوئے زمانہ پر بھی حاوی ہے مگر مسٹر جسٹس کارنیلس اور مسٹر جسٹس شریف کی رائے یہ ہے کہ گورنر جنرل کا یہ اختیار گذرے زمانہ پر حاوی نہیں۔

گورنر جنرل کے عمومی اختیارات کے متعلق سوال کا فیڈرل کورٹ نے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔ عدالت نے کہا ہے کہ یہ سوال بہت وسیع ہے اور اس کا جواب ضروری نہیں جسٹس کارنیلس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ گورنر جنرل نئی نمائندہ دستور ساز اسمبلی قائم کر سکتے ہیں۔ مگر اس کا ڈھانچہ اساس اور ہیئتِ ترکیبی وہی ہونی چاہیئے۔ جو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے اعلان میں تھی۔

ماسٹر تارا سنگھ گرفتار کر لئے گئے

امرتسر ۱۱ مئی۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو کل شام یہاں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آپ پنجابی بولنے والوں کے لئے علیحدہ صوبہ کے متعلق نعرے لگانے سے امتناعی احکامات کی خلاف ورزی کے لئے اکالی مورچہ کے پہلے دستہ کی قیادت کرتے ہوئے گرفتار ہوئے ہیں۔ اب تک اس سلسلہ میں آٹھ اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ پولیس گشت کر رہی ہے۔

وی آنا۔ ۱۱ مئی معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا پر قابض طاقتوں کے نمائندوں کا جو اجلاس معاہدہ آسٹریا کا مسودہ تیار کرنے کی غرض سے منعقد ہو رہا تھا وہ کام کئے بغیر ملتوی ہو گیا ہے۔

(۴) ترجمانی کی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ عوام نے ملا تامل ہمارے اقدامات کی حمایت کی ہے اور اسے حمایت کی نظر سے دیکھا ہے۔ ہم نے جو کام کیا مضبوطی گروہ داری سے کیا۔ ہم پختہ ارادوں لیکن صبر و تحمل سے آگے بڑھے۔ ہم نے جرأت کا مظاہرہ کیا۔ لیکن جلد بازی سے کام نہیں لیا اور ملک کے اعلیٰ ترین مفاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ سب سے بڑھ کر ہم نے اپنی استطاعت اور قابلیت اور عوام کی خواہش کے مطابق قدم اٹھائے اور قانون کا ہمیشہ احترام کیا اور نا انصافی کے مرتکب نہیں ہوئے۔

آخیر میں گورنر جنرل نے اہل پاکستان سے اپیل کی کہ وہ تمام اختلافات مٹا کر اتحاد و تعاون اور پاکستان کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر تائید ایزدی سے آگے بڑھیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ہماری کوششیں کامیابی و کامرانی اور ایزدی انعامات سے مالا مال نہ ہو جائیں۔

ضروری تصحیح!

اخبار الفضل مؤرخہ ۶ مئی ۱۹۵۵ء کے صفحہ ۶ پر دواخانہ خدمت خلق کا اشتہار شائع ہوا ہے اس میں کتابت کی غلطی سے دوائی "حب جند" کی قیمت مکمل کورس ۸۰ گولیاں ۲۵/- روپے کی بجائے ۱۹/- روپے چھپ گئی ہے احباب نوٹ فرما لیں کہ اس دوائی کی قیمت ۱۹/- روپے نہیں بلکہ ۲۵/- روپے ہے

(اسسٹنٹ مینجر برائے اشتہارات)